بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ✦ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
نمبر ۴۴۹
جلد ۳۲
بدھ ۱۹ ربیع الاول ۱۴۰۳ ہجری ۵ صلح ۱۳۶۲ ہش ۵ جنوری ۱۹۸۳ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے ۹۰ ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز حضور ایدہ اللہ کا خطاب

جماعت کے نظام اور مختلف نظارتوں کے کام کا تعارف اور وضاحت

واقفین زندگی اس دنیا کا نمک ہیں ان کی جتنی قدر کی جائے کم ہے

مجالس خدام الاحمدیہ و انصار اللہ کے علمِ انعامی اور تعلیمی تمغہ جات کی تقسیم

چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر مجالس خدام الاحمدیہ میں اور گجرات شہر مجالس انصار اللہ میں اوّل رہا

(دوسرے روز کا دوسرا اجلاس۔ قسط اوّل)

ربوہ ۲۷ فتح / دسمبر۔ جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے دوسرے روز ۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب سے خطاب فرمایا اور جماعت احمدیہ کی سال بھر کی کارکردگی اور اللہ تعالیٰ کے افضال و احسانات کا نہایت دلنشیں انداز میں تذکرہ فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشریف لاکر نماز ظہر و عصر پڑھائی اور اسکے بعد جلسہ کی باضابطہ کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی اس کے بعد مکرم منیر احمد جاوید صاحب نے حضرت مسیح موعود کا شیریں کلام

"حمد و ثنا اسی کو جو ذاتِ جاودانی"

ترنم سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا:۔

"اب مکرم و محترم ثاقب زیروی صاحب اپنا کلام پیش کریں گے"

چنانچہ محترم ثاقب زیروی صاحب مدیر ہفتہ وار "لاہور" نے اپنی تازہ ترین نظم بعنوان "تجدیدِ عہد" اپنے مخصوص ترنم سے سنائی۔ اس کا مطلع تھا

ے لکھیں گے لہو سے افسانۂ تاریخ کو ہم دہرائیں گے
رکھیگا زمانہ یاد جسے وہ نقشِ وفا بن جائیں گے

اس نظم کا مقطع یہ تھا۔

ے یہ دنیا والے اے ثاقب جتنے بھی ستم چاہیں ڈھالیں
ہم اپنے مدنی آقا کا اسوہ ہی فقط اپنائیں گے

اس کے بعد صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ محترم محمود احمد صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے خلافت جوبلی علمِ انعامی مقابلہ کے نتائج کا اعلان کیا۔ اس مقابلے میں چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر کی مجلس اوّل آکر خلافت جوبلی علمِ انعامی کی مستحق قرار پائی۔ دوسرے نمبر پر مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ کراچی رہی اور تیسرے نمبر مجلس خدام الاحمدیہ سرگودھا شہر رہی۔ محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی درخواست پر حضور نے اوّل آنیوالی مجلس کو اپنے دست مبارک سے خلافت جوبلی علمِ انعامی عطا فرمایا اور دوم و سوم کو اسناد خوشنودی عطا فرمائیں۔

اس کے بعد نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے سال رواں کے دوران کارکردگی کے لحاظ سے پہلی دس بہترین مجالس انصار اللہ کا اعلان کیا۔ اس میں اوّل گجرات شہر رہا اور علمِ انعامی کا مستحق ٹھہرا۔ چنانچہ ان کی درخواست پر حضور ایدہ اللہ نے مجلس انصار اللہ گجرات شہر کے زعیم اعلیٰ مکرم ڈاکٹر احمد حسن چیمہ صاحب کو اپنے دستِ مبارک سے علمِ انعامی عطا فرمایا۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے دس مجالس کے نام بھی دعا کی غرض سے پڑھکر سنائے۔ یہ مجالس ترتیب وار مندرجہ ذیل تھیں۔

۲ مارٹن روڈ کراچی ۳ فیصل آباد شہر ۴ ربوہ ۵ ناظم آباد کراچی ۶ ڈرگ روڈ کراچی ۷ دارالذکر لاہور ۸ راولپنڈی شہر ۹ اوکاڑہ ۱۰ عزیز آباد کراچی

اس کے بعد ناظر صاحب تعلیم محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب مائیک پر تشریف لائے اور انہوں نے حضور ایدہ اللہ سے صد سالہ جوبلی تعلیمی سکیم کے تحت تعلیمی میدان میں اعلیٰ پوزیشنیں حاصل کرنے والے طلباء میں تمغہ جات تقسیم کرنیکی درخواست کی۔ یہ تمغہ جات کی تقسیم کی آٹھویں تقریب تھی۔ اس سے قبل ۳۵ طلباء و طالبات کو تمغے دیئے جا چکے ہیں۔ آجکی تقریب میں حضور ایدہ اللہ نے سات طلباء کو تمغے عطا فرمائے۔ (اسکی مکمل تفصیل علیحدہ دی جائیگی انشاء اللہ)

اس کے بعد زبردست نعرہ ہائے تکبیر کی گونج میں جماعت احمدیہ کے محبوب امام خلیفۃ المسیح الرابع سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز منبر پر تشریف لائے اور حضور نے ۲ بجکر ۴۵ منٹ پر اپنا خطاب شروع فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ کا یہ خطاب ۴ بجکر ۲۲ منٹ تک جاری رہا۔ اس طرح حضور نے ایک گھنٹہ سینتیس ۳۷ منٹ تک خطاب فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ کا خطاب:۔

حضور نے منبر پر تشریف لاکر پہلے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کہا۔ اس کے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کی تقریر عموماً جماعت احمدیہ کی سال بھر کی کارروائی کی مختصر رپورٹ پر مشتمل ہوتی ہے۔ خصوصاً اس روز اللہ تعالیٰ کے ان بے انتہاء فضلوں اور احسانوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ جو دورانِ سال بارش کی طرح جماعت احمدیہ پر نازل ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ کچھ ایسے منصوبوں اور کاموں کی طرف بھی توجہ مبذول کروائی جاتی ہے جن کو آئندہ سال جماعت احمدیہ کا مطمع نظر بنانا ہوتا ہے۔

حضور نے سب سے پہلے صدر انجمن احمدیہ یا مرکزی انجمن کا ذکر فرمایا۔ اور بتایا کہ یہ انجمن مختلف شعبوں پر مشتمل ہے۔ اور سبھی شعبوں میں امسال غیر معمولی ترقی کے آثار ظاہر ہوئے

(باقی صفحہ پر)

نمایاں قربانی

کمپالا یوگنڈا سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ تحریک جدید سالِ نو سے احباب میں قربانی کا نیا جذبہ پیدا ہوا ہے۔ چنانچہ دو دوستوں نے تحریک جدید میں مندرجہ ذیل وعدہ کیا ہے۔

۱۔ مکرم سلیمان صوانیانا صاحب -/۴۰،۰۰۰ شلنگ
۲۔ " سلیمان موانجے صاحب -/۳۰،۰۰۰ "

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے ان کو ہر آن اپنی حفظ و امان میں رکھے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین

(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید ربوہ)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۴ صلح / جنوری۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت بدستور ناساز چلی آرہی ہے"

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کے شعائر اللہ یا برکت وجود کو جلد از جلد صحت کاملہ عطا کرے اور اپنے فضلوں رحمتوں اور عنایتوں سے معمور طویل زندگی عطا کرے۔ آمین

جماعت احمدیہ لاہور کا جلسہ سیرۃ النبیؐ

جماعت احمدیہ لاہور کا جلسہ سیرۃ النبیؐ مورخہ ۱۴ جنوری بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ دارالذکر میں زیر صدارت جناب چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور منعقد ہوگا۔

مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔ اور لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام ہوگا۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ لاہور)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴ ۔ پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۹ ربیع الاول ۱۴۰۳ھ

۵ صلح ۱۳۶۲ ہش

دینی و دنیوی اور اخروی فلاح کی حقیقی راہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس امر کا بار بار ذکر کیا ہے کہ محض ایمان لے آنا کافی نہیں ہوتا بلکہ ایمان لانے اور صداقت کو قبول کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اعمال صالحہ بھی بجالائے۔ کامیاب و بامراد وہی ہوتے ہیں جو ایمان لانے کے بعد اعمال صالحہ بھی بجالاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے خوش نصیب مومنوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰی لَهُمْ وَ حُسْنُ مَاٰبٍ ۝

(الرعد آیت ۳۰)

ترجمہ:۔ جو لوگ ایمان لائے ہیں اور انہوں نے نیک (اور مناسب حال) عمل کئے ہیں ان کے لئے (بڑی) قابل رشک حالت اور بہترین واپسی کی جگہ (مقدر) ہے۔

دراصل دین میں بگاڑ اور دین کی طرف منسوب ہونے والوں میں معاشرتی فساد اس وقت ہی پیدا ہوتا ہے جب لوگ محض زبانی ایمان کو کافی سمجھ کر اعمال صالحہ کی بجا آوری سے غافل ہو جاتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دنیا کمانے میں منہمک ہو کر مادی خوشحالی کو اپنا منتہائے مقصود بنا لیتے ہیں۔ اس طرح نیکیاں مفقود ہونے لگتی ہیں اور معاشرتی برائیاں جنگل کی آگ کی طرح پھیلتی چلی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے نام کے مومنوں اور ان کے انجام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَالَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِیْثَاقِهٖ وَ یَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ وَ یُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَ لَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ۝ اَللّٰهُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یَقْدِرُ ؕ وَ فَرِحُوْا بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؕ وَ مَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ۝ (الرعد آیات ۲۶-۲۷)

ترجمہ:۔ اور جو اللہ کے (ساتھ کئے ہوئے) پختہ عہد کو پکے اقرار کے بعد توڑتے ہیں اور جس تعلق کے قائم کرنے کا اللہ نے حکم دیا تھا اسے پارہ پارہ کرتے ہیں اور زمین میں فساد کرتے ہیں ان کے لئے (اللہ کی طرف سے) لعنت مقدر ہے اور ان کے لئے ایک برا گھر بھی مقرر ہے۔ اللہ جس کے لئے پسند کرتا ہے (اس کے واسطے) رزق کو فراخ کر دیتا ہے اور (جس کے لئے چاہتا ہے اس کے واسطے رزق کو) تنگ کر دیتا ہے۔ اور یہ (لوگ) دنیوی زندگی (اور اس کی زینتوں) پر (ہی) خوش ہو گئے ہیں۔ حالانکہ یہ دنیوی زندگی آخرت کے مقابلہ میں محض ایک وقتی سامان ہے۔

اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ نے خاص تعہد سے اعمال صالحہ بجالانے والے حقیقی مومنوں کی عملی لحاظ سے نہایت عمدہ اور قابل ستائش حالت اور انکے بہترین انجام کا بھی تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

اِنَّمَا یَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ الَّذِیْنَ یُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ لَا یَنْقُضُوْنَ الْمِیْثَاقَ ۝ وَالَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ وَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَ یَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ۝ وَالَّذِیْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً وَّ یَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّیِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝ جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا وَ مَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّیّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ یَدْخُلُوْنَ عَلَیْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۝ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۝

(الرعد آیات ۲۰ تا ۲۵)

ترجمہ:۔ عقل رکھنے والے ہی نصیحت پکڑتے ہیں (یعنی) ایسے لوگ جو اللہ کے (ساتھ) کئے ہوئے عہد کو پورا کرتے ہیں اور اس پختہ عہد کو نہیں توڑتے اور جو ان تعلقات کو ہمیشہ قائم رکھتے ہیں۔ جن کے قائم رکھنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور برے (انجام والے) حساب سے خوف رکھتے ہیں اور جنہوں نے اپنے رب کی رضا کی طلب میں ثابت قدمی سے کام لیا ہے اور نماز کو عمدگی سے ادا کیا ہے اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے چھپ کر (بھی) اور ظاہر (بھی ہماری راہ میں) خرچ کیا ہے اور جو بدی کو نیکی کے ذریعہ سے دور کرتے (رہتے) ہیں انہی کے لئے اس گھر کا (بہترین) انجام (مقدر) ہے۔ یعنی مستقل رہائش کے باغات (مقدر ہیں) جن میں وہ خود بھی داخل ہوں گے اور ان کے بڑوں اور ان کی بیویوں اور ان کی نسلوں میں سے بھی (وہ لوگ) جنہوں نے نیکی اختیار کی ہوگی (اس میں داخل ہوں گے) اور فرشتے ہر دروازہ سے ان کے پاس آئیں گے (اور کہیں گے) تمہارے لئے سلامتی ہے کیونکہ تم ثابت قدم رہے۔ پس (اب دیکھو کہ تمہارے لئے) اس گھر کا کیا ہی اچھا انجام ہے۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ حقیقی معنوں میں عند اللہ مومن بننے کے لئے ایمان کے مطابق اعمال صالحہ کا بجالانا ضروری ہے۔ ایمان دراصل خدا تعالیٰ سے ایک عہد ہوتا ہے اس امر کا کہ ایمان لانے والا اس کے مطابق اعمال صالحہ بھی بجالائے گا۔ اب جو لوگ ایمان کے مطابق اعمال صالحہ نہیں بجالاتے وہ عند اللہ عہد کو توڑنے والے قرار پاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی ایک علامت یہ ہوتی ہے کہ وہ فساد پھیلاتے اور اعمال صالحہ بجالانے والوں کے خلاف لوگوں کو اکساتے ہیں۔ اس کے مقابل اللہ تعالیٰ نے حقیقی مومنوں کی علامت یہ بیان کی ہے کہ وہ اپنے رب سے ہر وقت ڈرتے رہتے ہیں اور برے انجام والے حساب کا خوف انہیں ہمیشہ دامنگیر رہتا ہے۔ رضائے الٰہی کا حصول ان کا منتہائے مقصود ہوتا ہے۔ اس راہ میں انہیں جو دکھ دیئے جاتے اور اذیتیں پہنچائی جاتی ہیں انہیں وہ صبر سے برداشت کر کے کمال ثابت قدمی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ نمازیں خاص تعہد اور عمدگی سے ادا کرتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال خرچ کرنے میں بہت دلیر ہوتے ہیں۔ یہ ساری علامتیں جن لوگوں میں پائی جائیں وہی حقیقی مومن ہوتے ہیں اور تمام تر مخالفتوں اور ایذا رسانیوں کے باوجود دینی و دنیوی اور اخروی فلاح انہی کے لئے مقدر ہوتی ہے۔

انسان کی تمام تر سعادت اسی میں ہے کہ وہ دین کی راہ میں نہ مخالفتوں کی پرواہ کرے اور نہ ایذا رسانیوں کی بلکہ اعمال صالحہ بجالا کر کمال ثابت قدمی سے رضائے الٰہی کے حصول میں کوشاں رہے کیونکہ یہی وہ راہ ہے جس پر گامزن ہونے سے دینی و دنیوی اور اخروی فلاح میسر آتی ہے۔

قرآن پاک پر ہمیشہ تدبر کرو

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت کو چاہیئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں.... اس وقت قرآن کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے۔ اس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہ سکے گی۔"

(اخبار الحکم ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۰ء)

قرآن مجید ایک زندہ کتاب ہے اس کے حقائق و معارف کبھی ختم نہیں ہو سکتے۔ اس پر خلوص نیت سے تدبر کرنے والے ہمیشہ روحانی موتیوں سے اپنی جھولیوں کو بھرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق بخشے آمین۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(آخری قسط)

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء اجلاس اوّل ۲۶ دسمبر ۱۹۸۲ء

اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کا اسلامی تصوّر

تجھے سب زور و قدرت ہے خدایا
تجھے پایا، ہر اک مطلب کو پایا

ہر اک عاشق نے ہے، اک بُت بنایا
ہمارے دل میں، یہ دلبر سمایا

وُہی آرامِ جاں، اور دل کو بھایا
وہی جس کو کہیں، ربُّ البرایا

ہوا ظاہر وہ مجھ پر بالایادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

(مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد (مبلغ))

صفاتِ باری غیر محدود ہیں

اسلام کا خُدا چونکہ زبان و مکان کی حد بندیوں سے بالا، اور انسانی عقل و فکر سے وراء الوراء اور غیر محدود ہے اس لیے اس کی تنزیہی و تشبیہی جلالی اور جمالی صفات بھی بے شمار ہیں۔ بلاشبہ بعض احادیثِ نبوی کی بناء پر اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام مشہور ہیں جو قرآن مجید ہی سے ماخوذ ہیں مگر یہ صرف وہ صفات ہیں جن کا انسان کے ساتھ تعلق ہے ورنہ اگر باریک نظری سے کتاب اللہ کا مطالعہ کیا جائے تو اس میں ننانوے سے بہت زیادہ اسماءِ الٰہی موجود ہیں۔ قرآن مجید واضح لفظوں میں فرماتا ہے۔

كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ۝

(ہر وقت اس کی نئی شان ہے) (الرحمٰن: ۳۰)

اسی طرح اللہ جلّ شانہٗ فرماتا ہے

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ۝

(کہف: ۱۱۰)

اے رسول اللہ۔ ساری دنیا میں اعلان کر دے کہ اگر ہر ایک سمندر میرے رب کے کلمات لکھنے کے لیے روشنائی بن جائے تو اُن کا پانی ختم ہو جائے گا مگر میرے رب کے کلمات ختم نہ ہو سکیں گے خواہ ہم اتنے ہی سمندروں کے پانی اور لے آئیں۔

آنحضرتؐ کی راہ نمائی اور دُعائیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عرفانِ باری کے آخری بلند مقام پر فائز تھے اس کائنات میں صفاتِ الٰہیہ کا آپ سے بڑھ کر اور کسی کو کیا علم ہو سکتا ہے۔ بایں ہمہ آپ کی زبان ہی نہیں۔ روحِ مبارک بھی جنابِ الٰہی کے آستانہ پر ربانی صفات کے انکشاف کی غرض سے اِهْدِنَا اِهْدِنَا پکارتے ہوئے ہمیشہ سجدہ ریز رہی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو یہ دعا سکھلائی کہ

اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ (الخ)

(مسند احمد بن حنبل جلد ۱ صفحہ ۳۹۱)

اے اللہ میں تجھ سے دعا مانگتا ہوں ان ناموں کے ذریعہ سے جو تیرے ساتھ مخصوص اور تو نے آپ اپنے لیے تجویز فرمائے ہیں یا جو نام تو نے اپنے کلام میں نازل فرمائے ہیں یا اپنی کسی مخلوق کو سکھائے ہیں یا اپنی ذات میں ہی مخفی رکھے ہیں اور کسی فردِ بشر کو ان کا علم نہیں دیا۔

ایک اور موقع پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ دعا بتلائی۔

"اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِجَمِيْعِ اَسْمَاءِكَ الْحُسْنٰى كُلِّهَا مَا عَلِمْنَا مِنْهَا وَمَا لَمْ نَعْلَمْ"

(الدر المنثور جلد ۳ صفحہ ۱۴۹)

الٰہی میں تجھ سے تیرے تمام اسماءِ حسنیٰ کے وسیلہ سے درخواست کرتی ہوں ان اسماء کے وسیلہ سے بھی جن کو ہم جانتے ہیں اور جن کو ہم نہیں جانتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا دلچسپ واقعہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان سے پوچھا کہ کیا میں تمہیں خدا تعالیٰ کا وہ نام نہ بتلاؤں جو دعاؤں کی قبولیت کا موجب ہوتا ہے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، ضرور بتائیے مگر حضور نے فرمایا کہ عائشہ تجھے یہ نام معلوم نہیں کرنا چاہیئے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں ایک کونہ میں کچھ دیر بیٹھی رہی، پھر کھڑی ہوئی اور آنحضرتؐ کے سر مبارک چوما اور پھر نام سکھلانے کی درخواست کی۔ اس پر حضور نے دوبارہ یہی جواب ارشاد فرمایا کہ تمہارے لیے اس کا دریافت کرنا مناسب نہیں ہے۔ اس پر حضرت عائشہ اٹھ کھڑی ہوئیں اور وضو کر کے دو رکعتیں پڑھیں اور خدا کے حضور دعا کی کہ

"اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَدْعُوْكَ اللّٰهَ وَاَدْعُوْكَ الرَّحْمٰنَ وَاَدْعُوْكَ الْبَرَّ الرَّحِيْمَ وَاَدْعُوْكَ بِاَسْمَائِكَ الْحُسْنٰى كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ وَتَرْحَمَنِيْ۔

(الدعاء المستجاب صفحہ ۵۸-۵۹)

احمد عبد الجواد)

خداوندا! میں تجھے اللہ۔ الرحمٰن۔ البرّ الرحیم اور ان تمام اسماءِ حسنیٰ سے پکارتی ہوں جن کو میں جانتی ہوں اور ان سے بھی جنہیں نہیں جانتی تو تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔

یہ دعا سُن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ عائشہ! خدا کا وہ خاص نام تمہاری اس دعا کے ناموں میں موجود ہے

اکابر امت کا مسلک صفاتِ باری سے متعلق

الغرض اسماءِ الٰہی کی کوئی حد و نہایت نہیں ہے اور بڑے بڑے آئمہ اور محدثین مثلاً حضرت عبدالعزیزؒ بن یحییٰ۔ حضرت ابوبکرؒ بن عربی حضرت امام نوویؒ حضرت حافظ ابن حجرؒ، حضرت امام خطابیؒ، حضرت ابن تیمیہؒ اور قرطبیؒ نے بھی تصریح فرمائی ہے کہ اسمائے الٰہی ننانوے میں محصور نہیں۔

(سیرۃ النبی جلد چہارم صفحہ ۵۰۴ اللؤلؤ والمرجان صفحہ ۲۸۵ و ۲۸۶ حاشیہ محمد فواد الباقی)

مورخ اسلام حضرت علامہ علی بن برہان الدین الحلبی نے "سیرت حلبیہ" جلد ۱ صفحہ ۱۲۸ میں اللہ تعالیٰ کے ایک ہزار نام اور خاتمۃ المفسرین حضرت علامہ الشیخ اسماعیل حقی البروسوی نے "روح البیان" جلد ۹ صفحہ ۷۲۸ میں چار ہزار نام بتلائے ہیں اور حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ:۔

"خدا کے صرف ۹۹ نام نہیں بلکہ اس کے نام ننانوے ہزار میں بھی ختم نہیں ہوتے۔ عدد محض تقریبی ہے۔ یہ کوئی شرعی مسئلہ نہیں۔ صوفیاء یا گزشتہ انبیاء نے ذہن نشین کرنے کے لیے یہ اصطلاح وضع کر دی۔ کیونکہ ان ناموں کا ذکر یہودیوں کی کتابوں میں بھی آتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے اگر موٹے موٹے نام بھی گنے جائیں تو بھی ننانوے سے بڑھ جاتے ہیں۔ پھر نام اور نام آتے جاتے ہیں پھر ان کی تشریح آجاتی ہے اور اس طرح یہ نام کئی ہزار یا کئی لاکھ تک جا پہنچتے ہیں۔"

(تعلیم العقائد والاعمال پر خطبات صفحہ ۱۰۴)

حضرت مصلح موعود کا ایک دلچسپ واقعہ

ایک دفعہ حضرت مصلح موعود کی خدمت میں ایک شخص نے سوال کیا کہ کشتی کا سوار جب کنارہ پر پہنچے تو کشتی ہی میں بیٹھا رہے یا اُتر آئے۔ یہ شخص ایک جھوٹا صوفی تھا اور سمجھتا تھا کہ جب تک خدا کا یقین حاصل نہ ہو۔ عبادت فرض ہے لیکن جب حاصل ہو جائے تو اُسے ترک کر دینا چاہیئے۔ حضرت مصلح موعود نے نورِ فراست اس کے سوال کا پس منظر معلوم کر لیا اور فرمایا کہ:۔

"اگر دریا محدود ہے اور اس کا کنارہ ہے تو کنارے پر اُتر آئے لیکن اگر دریا بے کنار ہے تو جس کو وہ کنارہ سمجھتا ہے وہ اس کی عقل کا دھوکا ہے اس لیے وہ جہاں اُترے گا وہیں ڈوبے گا۔"

اس پر وہ سخت شرمندہ ہوا۔

(تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ ۶۱۲)

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب صفاتِ الٰہیہ بے شمار ہیں تو خدا کا ایک عاشق جو سیر الی اللہ کی منازل طے کر رہا ہو۔ خاص طور پر کن صفات کے ذکر و فکر میں مشغول

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رہے کہ ہر لمحہ خدا تعالیٰ کا پاک چہرہ اس کے قلب پر منعکس رہے اور اس کے آسمانی سفر کی ہر دوسری منزل پہلی منزل سے زیادہ آسان ہو جائے اور اسے اگلی منزل سے قریب تر کر دے۔ ۹ اور وہ دربار شاہی میں باریابی کا شرف حاصل کرتے ہیں کامیاب ہو جائے

مضمون کے اختتامی حصہ میں خاکسار اس نہایت اہم سوال کے بارے میں ہی مختصراً عرض کرنا چاہتا ہے

صفات الٰہیہ کا لطیف خلاصہ سورۂ فاتحہ میں

سو واضح ہو کہ دوسرے مذاہب عالم تو اس کے جواب میں بالکل گنگ اور ساکت وصامت ہیں مگر اسلام نے سائنٹفک انداز اور عملی طریق پر اس کو حل فرما دیا ہے اور وہ اس طرح کہ قرآن عظیم کے ابتداء میں سورۃ فاتحہ رکھ دی ہے جس کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

والذی نفسی بیدہ ما انزل اللہ فی التوراۃ ولا فی الانجیل ولا فی الزبور ولا فی الفرقان مثلھا" (سیرت حلبیہ جلد ۱ صفحہ ۴۹۷)

مجھے اس کی قسم ہے کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تورات، انجیل زبور بلکہ فرقان میں بھی ایسی عظیم الشان سورت نازل نہیں فرمائی۔

آنحضور نے ایک اور موقع پر فرمایا:۔

"اِنَّ اللّٰہَ اَعْطَانِیْ فِیْمَا مَنَّ بِہٖ عَلَیَّ فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ وَقَالَ ھِیَ کَنْزٌ مِّنْ کُنُوْزِ عَرْشِیْ"۔

(فتح البیان جلد ۱ صفحہ ۱۹)

یعنی خدا تعالیٰ نے جو احسان فرما کر مجھے انعام دیئے ہیں ان میں سے ایک فاتحۃ الکتاب بھی ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ یہ سورۃ میرے عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے پھر یہی وہ عظیم الشان سورت ہے جس کی پیشگوئی صدیوں قبل فتوح کے نام سے مکاشفات باب ۱۸ آیت ۲ میں پہلے سے موجود ہے اور جسے ہر مسلمان کے لیے ہر نماز بلکہ ہر رکعت میں پڑھنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔

حضرت اقدس کا ایک روح پرور اقتباس

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"سورۃ فاتحہ میں اس خدا کا نقشہ دکھایا گیا ہے جو قرآن شریف منوانا چاہتا ہے اور جس کو وہ دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے چنانچہ اسی کی صفات کو ترتیب وار بیان کیا ہے جو اُمہات الصفات کہلاتی ہیں جیسے سورۃ فاتحہ ام الکتاب ہے ویسے ہی جو صفات اللہ تعالیٰ کی اس میں بیان کی گئی ہیں وہ بھی ام الصفات ہی ہیں اور وہ یہ ہیں رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ۔ الرَّحِیْمِ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ

ان صفات الٰہیہ پر غور کرنے سے خدا تعالیٰ کا گویا چہرہ نظر آتا ہے۔ ربوبیت کا فیضان بہت ہی وسیع اور عام ہے اور اس میں کل مخلوق کی کل حالتوں میں تربیت اور اس کی تکمیل کے تکفل کی طرف اشارہ ہے۔ غور تو کرو جب انسان اللہ تعالیٰ کی ربوبیت پر سوچتا ہے تو اس کی امید کس قدر وسیع ہو جاتی ہے اور پھر رحمانیت یہ ہے کہ بدوں کسی عمل عامل کے ان اسباب کو مہیا کرتا ہے جو بقائے وجود کے لیے ضروری ہے دیکھو چاند، سورج، ہوا، پانی وغیرہ بدوں ہماری دعا اور التجا کے اور بغیر ہمارے کسی عمل اور فعل کے اس نے ہمارے وجود کے بقاء کے لیے کام میں لگا رکھے ہیں اور پھر رحیمیت یہ ہے کہ اعمال کو ضائع نہ کرنے اور مالکیت یوم الدین ..... یا مراد کرتی ہے دنیا کی گورنمنٹ کبھی اس امر کا ٹھیکہ نہیں لے سکتی کہ ہر ایک بی اے پاس کرنے والے کو ضرور نوکری دے گی مگر خدا تعالیٰ کی گورنمنٹ کامل گورنمنٹ اور لا انتہائی خزائن کی مالک ہے۔ اس کے حضور کوئی کمی نہیں۔ کوئی عمل کرنے والا ہو۔ وہ سب کو فائز المرام کرتا ہے ..... (پس) خوب یاد رکھو کہ یہ امہات الصفات روحانی طور پر خدا نما تصویر ہیں۔ ان پر غور کرتے ہی معاً خدا سامنے ہو جاتا ہے اور روح ایک لذت کے ساتھ اچھل کر اس کے سامنے سربسجود ہو جاتی ہے"۔

(تفسیر سورۃ فاتحہ صفحہ ۱۱۱۔ صفحہ ۱۱۲ الحکم ۳۱ اگست ۱۹۰۱ء صفحہ ۲۰۱)

ام الصفات کی تشریح حدیث قدسی میں

ربُّ العالمین، رحمٰن، رحیم اور مالکِ یوم الدین کی صفات کس شان سے اولین وآخرین پر جلوہ گر ہیں۔ اس کی شاندار تشریح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارک میں ملتی ہے۔ جو بہت ہی روح پرور ہے:۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اول وآخر (اور ایک اور روایت میں انسان وجن، چھوٹے اور بڑے، مرد وزن) زندہ اور مردہ، تر اور خشک سب جمع ہوں اور ان میں سے ہر سائل مجھ سے وہ مانگے جو اس کی انتہائی آرزو ہے، پھر ان میں سے ہر سائل کو میں اس کی منہ مانگی مراد دے دوں تو بھی میرے خزانہ میں کچھ کمی نہ آئے گی جیسا کہ تم میں سے کوئی شخص سمندر کے کنارے گزرے اور اس میں سوئی ڈبو کر نکال لے (تو سمندر میں کوئی کمی نہیں آئی) اسی طرح میری سلطنت میں بھی کچھ کمی نہیں آئے گی۔

(ترجمان السنۃ جلد اول صفحہ ۲۹۹ صفحہ ۳۰۰ مؤلفہ مولانا بدر عالم صاحب ناشر ندوۃ العلماء دہلی ۱۹۴۸ء)

ام الصفات کا شاندار ظہور عہد نبوی میں

اسلام کے کامل اور زندہ خدا نے اپنی ام الصفات کا اس دنیا میں اکمل واتم ظہور ہمارے آقا و مولا حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ فرمایا چنانچہ ایک انقلاب اعظیم دنیا میں آیا اور تھوڑے ہی دنوں میں وہ جزیرۂ عرب جو بجز بت پرستی کے اور کچھ بھی نہیں جانتا تھا۔ ایک سمندر کی طرح خدا کی توحید سے بھر گیا۔ حیوانوں سے انسان اور انسانوں سے باخدا اور پھر ایسے خدا نما انسان بن گئے کہ ان کو دیکھ کر عرش کا خدا یاد آجاتا تھا اور لاکھوں سینوں پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا نقش ہمیشہ کے لیے قائم ہو گیا اور رحمانیت اور رحیمیت کے نور سے زمین جگمگا اٹھی اور کفر کی منظم مخالفت اور خطرناک سازشوں کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال نہیں ہوا جب تک کہ دنیا میں خدائے واحد کی حکومت قائم نہیں ہو گئی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ کس طرح خدا تعالیٰ کی صفت مالکیت کا ظہور ہوا حضرت اقدس نے اس کا ذکر نہایت عاشقانہ اور والہانہ انداز میں کیا ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"ہم اس خدا کو سچا خدا جانتے ہیں جس نے ایک مکہ کے غریب و بے کس کو اپنا نبی بنا کر اپنی قدرت اور غلبہ کا جلوہ اسی زمانہ میں تمام جہاں کو دکھا دیا۔ یہاں تک کہ جب شاہ ایران نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گرفتاری کے لیے اپنے سپاہی بھیجے تو اس قادر خدا نے اپنے رسول کو فرمایا کہ سپاہیوں کو کہہ دے کہ آج رات کو میرے خدا نے تمہارے خداوند کو قتل کر دیا ہے اب دیکھنا چاہیئے کہ ایک طرف ایک شخص خدائی کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گورنمنٹ روم کا ایک سپاہی اس کو گرفتار کر کے ایک دو گھنٹہ میں جیل خانہ میں ڈال دیتا ہے اور تمام رات کی دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں اور دوسری طرف وہ مرد ہے کہ صرف رسالت کا دعویٰ کرتا ہے اور خدا اس کے مقابل پر بادشاہوں کو ہلاک کرتا ہے"۔

(چشمہ مسیحی صفحہ ۲۲-۲۳ طبع اول)

پھر فرماتے ہیں:۔

"کیا یہ حیرت انگیز ماجرا نہیں کہ ایک بے زور بے زور۔ بے کس۔ اُمّی یتیم۔ تنہا غریب۔ ایسے زمانہ میں کہ جس میں کہ ہر ایک قوم پوری پوری طاقت مالی اور فوجی اور علمی رکھتی تھی۔ ایسی روشن تعلیم لایا کہ اپنی براہین قاطعہ اور حجج واضحہ سے سب کی زبان بند کر دی اور بڑے بڑے لوگوں کو جو حکیم بنے پھرتے تھے اور فیلسوف کہلاتے تھے۔ فاش غلطیاں نکالیں اور پھر باوجود بے کسی اور غریبی کے زور بھی ایسا دکھایا کہ بادشاہوں کو تختوں سے گرا دیا اور انہیں تختوں پر غریبوں کو بٹھایا۔ اگر یہ خدا کی تائید نہیں تھی تو اور کیا تھی؟"۔

براہین احمدیہ صفحہ ۱۲۶-۱۲۷

عہد حاضر کے ایک امریکی فاضل کا زبردست اعتراف

۱۹۷۸ء میں ایک امریکی فاضل میکائل ایچ ہارٹ (MICHEL H. HART) کے قلم سے "(THE HUNDERED) کے نام سے ایک کتاب شائع ہوئی جس میں اس نے تاریخ انسانی کے سو سب سے زیادہ بااثر افراد کی زندگی اور کارناموں کا جائزہ پیش کیا۔ مصنف نے تاریخ کی سب سے زیادہ بااثر شخصیات کے اس تذکرہ میں سرفہرست جس

جس ہستی کو جگہ دی اور جسے اس نے تمام مشاہیر عالم میں سب سے بڑھ کر اپنے مشن میں کامیاب قرار دیا وہ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی ذات بابرکات ہے۔

اسلام کے زندہ خدا کا عظیم الشان معجزہ

اب آخر میں مجھے اسلام کے زندہ خدا کا یہ عظیم الشان معجزہ بیان کرنا ہے کہ اس نے اپنے سب سے محبوب یعنی خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چودہ سو سال قبل اس دور کی سائنسی ترقی اور اخلاقی راکٹوں کا نظارہ دکھاتے ہوئے ایک طرف یہ انکشاف فرمایا کہ

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

براہ کرم ماہوار مطالعہ کتب کی رپورٹ ماہانہ رپورٹ کے ساتھ بھجوایا کریں کہ کتنے اطفال نے ماہ وار میں مطالعہ کیا۔ (سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاجوج وماجوج آسمانوں پر تیر پھینکیں گے فیرمون بنشابھم الی السماء)
(ترمذی ابواب الفتن جلد ۲ صفحہ ۴۷ مطبع علمی دہلی)
نیز یہ کہ وہ خدا کی ہستی کا کھلم کھلا انکار کریں گے (لاتقوم الساعۃ حتی یکفروا باللہ جھراً)
(کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۳۷)
اور دوسری طرف اپنے پاک کلام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ ولولہ انگیز پیغام دیا کہ

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰي بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۭ

(یوسف: ۱۰۹)

یارسول اللہ! اعلان کر دے کہ میں اور میرے سچے متبعین ہی اللہ کی طرف علیٰ وجہ البصیرت دعوت دیتے چلے جائیں گے۔

اس پیشگوئی کے مطابق ہمارے سید و مولا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لے کر آج تک ہر ایک صدی میں ایسے باخدا بزرگ ہوتے رہے جن سے اللہ تعالیٰ ہمکلام ہوتا اور غیر قوموں کو آسمانی نشان دکھا کر ہدایت دیتا رہا ہے جیسا کہ حضرت ابویزید بسطامی، حضرت جنید بغدادی، حضرت محی الدین ابن عربی ذوالنون مصری اور حضرت معین الدین چشتی اجمیری، حضرت قطب الدین بختیار کاکی حضرت فریدالدین پاک پٹنی، حضرت نظام الدین اولیاء دہلوی، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور حضرت شیخ احمد سرہندی رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ اسلام میں گزرے ہیں اور ان صلحائے امت محمدیہ کی تعداد ہزاروں سے بھی متجاوز ہے اور اس زمانہ میں اس نے اپنی ہستی کا ثبوت دینے اور دہریت کو صفحۂ ہستی سے معدوم کرنے کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور ہمارے امام حضرت مسیح موعود کو کھڑا کیا۔ آپ نے علیٰ وجہ البصیرت اسلام کے پیش کردہ خدا کی طرف دعوت دی۔ چنانچہ فرمایا:

"ہر ایک قوم نے اپنا اپنا مصنوعی خدا بنا لیا اور مسلمانوں کا وہی خدا ہے جو قدیم سے لازوال اور غیر متبدل اور اپنی ازلی صفتوں میں ایسا ہی ہے جو پہلے تھا۔"
(براہین احمدیہ جلد ۲ صفحہ ۱۲۶ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۱۱۸)

ایک اسلام ہی ہے جس میں خدا بندہ سے قریب ہو کر اس سے باتیں کرتا ہے۔ وہ اس کے اندر بولتا ہے اور اس کے دل میں اپنا تخت بناتا اور اس کے اندر سے اسے آسمان کی طرف کھینچتا ہے اور اس کو وہ سب نعمتیں عطا فرماتا ہے جو پہلوں کو دی گئیں۔"
(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۲۷)

ضرورت الہام اور اس کی حقانیت

اس سلسلہ میں حضور نے ضرورت الہام اور اس کی حقانیت پر روشنی ڈالتے ہوئے منکرین الہام کی نسبت اس رائے کا اظہار فرمایا کہ

"جو لوگ الہام سے انکاری ہیں۔ وہ بھی بت پرستوں کی طرح خدا کی صفتوں سے مخلوق کا متصف ہونا اعتقاد رکھتے ہیں ..... بلکہ اگر غور کیجیے تو بت پرستوں سے بھی انکا پلہ کچھ بھاری معلوم ہوتا ہے کیونکہ اگرچہ بت پرست اس بات کے تو قائل ہیں کہ خدا نے ہمارے دیوتاؤں کو بڑی بڑی طاقتیں دے رکھی ہیں اور وہ کچھ نذر و نیاز لے کر اپنے پجاریوں کو مرادیں دے دیا کرتے ہیں لیکن اب تک انہوں نے یہ رائے ظاہر نہیں کی کہ خدا کا پتہ انہیں دیوتاؤں نے لگایا ہے اور یہ نعمت عظمیٰ وجود حضرت باری کی انہیں کے زور بازو سے معلوم ہوئی ہے۔ یہ بات تو انہی حضرات (منکرین الہام) کو سوجھی جنہوں نے خدا کو بھی اپنی ایجادات کی فہرست میں درج کر لیا ہے۔"
(براہین احمدیہ صفحہ ۱۵۹ حاشیہ نمبر ۱۱)

دنیا بھر کے مذہبی رہنماؤں کو چیلنج

دہریت میں ڈوبی ہوئی دنیا کے لئے چونکہ الہام کا نظریہ ایک فرسودہ قصہ یا فسانہ سے زیادہ کوئی حیثیت نہ رکھتا تھا۔ اس لئے حضرت اقدس نے اپنے تجربات اور مشاہدات کی بناء پر نزول الہام کی مختلف کیفیات بے نقاب فرمائیں اور تمام دوسرے مذاہب عالم کے مذہبی راہنماؤں کو پُرزور تحدی کرتے ہوئے یہ پُرشوکت چیلنج کیا:-

"میں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحب کرامات بنا دیتا ہے اور اسی کامل انسان پر علوم غیبیہ کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اور دنیا میں کوئی مذہب والا روحانی برکات میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ میں اس میں صاحب تجربہ ہوں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ بجز اسلام تمام مذہب مُردے۔ اُن کے خدا مُردے اور خود وہ تمام پیرو مُردے ہیں اور خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق ہو جانا بجز اسلام قبول کرنے کے ہرگز ممکن نہیں۔ ہرگز ممکن نہیں۔ اے نادانو! تمہیں مُردہ پرستی میں کیا مزہ ہے اور مُردار کھانے میں کیا لذت!!! آؤ میں تمہیں ابتلاؤں کہ زندہ خدا کہاں ہے اور کس قوم کے ساتھ ہے وہ اسلام کے ساتھ ہے اسلام اس وقت موسیٰ کا طور ہے۔ جہاں خدا بول رہا ہے۔"
(انجام آتھم صفحہ ۶۱-۶۲ ضمیمہ)

توحید کے عالمگیر قیام کی پُرشوکت پیشگوئی

اسلام کے اس فتح نصیب جرنیل اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بطل جلیل کی اس دعوت نشان نمائی نے دہریہ اور غیر مسلم دنیا پر اسلام اور اس کے پُرجلال خدا کی ہیبت و شوکت کا سکہ بٹھا دیا اور ان سے ہمیشہ کے لئے یہ توفیق چھن گئی کہ ان میں سے کوئی بہادر کلیجے والا حضرت اقدس اور آپ کے بعد آپ کے خلفاء کے سامنے مرد میدان بننے کی جرأت کر سکے مگر اللہ تعالیٰ اسی پر بس نہیں کرے گا اور ان کو نہیں چھوڑے گا جب تک ایک بار پھر دنیا کے چپہ چپہ پر سے توحید کو نہ قائم کر دے جس طرح اس نے اپنی صفت مالکیت کے مظہر اتم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کیا تھا۔

اے سننے والو! یاد رکھو اور حضرت اقدس کی یہ پیشگوئی اپنے صندوقوں میں محفوظ کر لو کہ:-

"میرا دل مُردہ پرستی کے فتنہ سے خون ہوتا جاتا ہے اور میری جان عجیب تنگی میں ہے اور اس سے بڑھ کر اور کون سا درد کا مقام ہوگا کہ ایک عاجز انسان کو خدا بنایا گیا ہے اور ایک مشت خاک کو رب العالمین سمجھا گیا ہے۔ میں کبھی کا اس غم سے فنا ہو جاتا اگر میرا مولیٰ اور میرا قادر مجھے تسلی نہ دیتا کہ آخر توحید کی فتح ہے غیر معبود ہلاک ہوں گے اور جھوٹے خدا اپنی خدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے .... نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا۔ اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا ... قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا۔ نہ کُند ہوگا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دیگا لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطاء کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے۔ تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی۔"
(اشتہار ۱۴ جنوری ۱۸۹۶ء بحوالہ مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعود جلد دوم صفحہ ۳۴۱ صفحہ ۳۴۵ ناشر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ)

سنو اب وقت توحید اتم ہے
ستم اب مائل ملک عدم ہے
خدا نے روک ظلمت کی اٹھا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی
وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

منزل بہ منزل آگے ہی آگے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے ۲۱ مئی ۱۹۸۲ء کے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا۔
"میرا تجربہ یہ ہے کہ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی ذمہ داری پوری کرے گی۔ اور اس کا قدم پہلے سال کی نسبت آگے ہی آگے بڑھے گا۔" (بحوالہ الفضل ۲۳ ۵/۸۲)
اپنے نفس کا محاسبہ فرماتے ہوئے دیکھئے کہ آپ نے چندہ عام حصہ آمد چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما دیا ہے؟
(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطالباتِ تحریک جدید میں سے ایک مطالبہ سادہ زندگی بسر کرنا ہے • مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

چندہ وقفِ جدید کے سلسلہ میں ایک ضروری اعلان

عہدہ داران جماعت اور احباب کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ وقفِ جدید انجمن احمدیہ کا مالی سال اگرچہ ۳۱ دسمبر کو ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن احباب کی سہولت کے لیے ۱۵ جنوری ۱۹۸۳ء تک خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں وصول ہونے والی رقوم سال ۱۹۸۲ء میں شمار ہونگی۔

ایسی جماعتیں جن کے ذمہ ابھی تک بقایا ہے ان سے درخواست ہے کہ ان ایام سے فائدہ اٹھائیں اور وقفِ جدید کی وصول شدہ رقوم ۱۵ جنوری ۸۳ء تک خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کروا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

اے خدا تو اپنے فضل اور عطا بھی بڑھاتا چلا جا اور ..... ہمارے مانگنے کا ظرف بھی بڑھاتا چلا جا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۹ جولائی ۱۹۸۲ء میں صدر انجمن احمدیہ کے چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تحریک فرماتے ہوئے فرمایا:-

"خدا کے کام تو نہیں بدلا کرتے۔ دین کی ضرورتیں تو نہیں بدلا کرتیں اس لیے ہمیں یہ التجا کرنی چاہیئے کہ اے خدا جو فضل تو نے جاری فرما دیا اُسکو جاری رکھ مزید دُعا کے ساتھ کہ اے خدا تو اپنے فضل اور عطا بھی بڑھاتا چلا جا اور ہماری بھوک بھی بڑھاتا چلا جا۔ ہمارے مانگنے کا ظرف بھی بڑھاتا چلا جا۔ ہمارے ان دونوں کے درمیان دوڑ شروع کر دے اور خود تیری عطا کردہ ایک ایسی پیاری دوڑ چل پڑے کہ جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث دو گھوڑوں کی مثال دیا کرتے تھے۔ ایسی ہی صورتحال پیدا ہو جائے۔"

(بحوالہ الفضل ۸۲-۷-۲۰) (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

ایک عاجزانہ درخواست دُعا

خاکسار عاجزی و انکساری سے اپنی صحت کے لیے دُعا کی درخواست کرتا ہے اس کے علاوہ مجھے ربوہ میں کاروباری لحاظ سے رہتے ہوئے بھی قریباً تیس سال ہو گئے ہیں اس لیے اتنے لمبے عرصہ میں کچھ نئے دکانداروں سے عموماً اور پرانے دکانداروں سے خصوصاً اور ربوہ کے دیگر حضرات سے بھی میرا کسی نہ کسی رنگ میں واسطہ پڑا ہوگا۔ سو اس دوران مجھ سے کسی کے ساتھ کوئی ناروا سلوک کسی کی حق تلفی یا کسی قسم کی زیادتی کوئی غلطی یا کسی شکوے کی بنا پر مجھ سے ناراضگی ہونا طبعی امر ہے تو اس کے لیے میں معافی کی درخواست کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کسی دوست کا میرے ذمے کوئی حق ہو یا اور کوئی جائز مطالبہ ہو تو وہ لے سکتا ہے۔ یا اس کی جو چاہے سزا دے سکتا ہے۔ یا پھر فی سبیل اللہ مجھے معاف کر کے ثواب من جانب اللہ حاصل کر سکتا ہے شکریہ۔

(خاکسار فضل الدین سابق "فضل شاپ" ۱۵/۵ گولبازار ربوہ)

گمشدہ ڈائری

ایک عدد ڈائری سرخ جلد کی ناصر جنرل سٹور پر جو کہ دارالضیافت کے عقب میں واقع ہے رہ گئی تھی۔ کسی صاحب نے وہ ڈائری مجھ تک پہنچانے کے وعدہ پر ان سے وصول کی مگر کسی وجہ سے وہ پہنچا نہ سکے اس میں احمدیت سے متعلق نوٹس درج ہیں۔ براہ مہربانی درج ذیل پتہ پر بذریعہ وی پی ارسال کر دیں بہت مشکور ہونگا خرچہ ڈاک میں خود برداشت کروں گا۔

(عبدالمقتدر احمد مکان ۲۲ گلی ۳۴ خالد بن ولید روڈ بنک کالونی سمن آباد۔ لاہور)

دُعائے مغفرت

• میرے خالو محترم سید محمد حسن شاہ صاحب گردیزی ولد سید محمد حسین صاحب گردیزی انسپکٹر وقفِ جدید سیکرٹری مال محلہ دارالعلوم شرقی و زعیم انصار اللہ ۲۸ دسمبر کو جلسہ سالانہ کے اختتام کے بعد اچانک حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے پونے سات بجے شام قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

آپ بہت نیک ملنسار ہنس مکھ دعاگو مہمان نواز اور متوکل انسان تھے۔ آپ نے اپنی زندگی کا اکثر حصہ واقف زندگی کی حیثیت سے گزارا جماعتی تحریکات پر لبیک کہنے والے اور حضرت خلیفۃ المسیح کے جانثار تھے۔ اپنی اولاد کی احسن رنگ میں تربیت کی اور اہلِ محلہ کی تربیت میں ہر آن کوشاں رہے۔ آپ حضرت حکیم عبدالرحمٰن شاہ صاحب مرحوم کے بڑے داماد تھے۔ آپ کی نمازِ جنازہ ۲۹ دسمبر کو بعد نماز ظہر و عصر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت پڑھائی اور موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم سید جواد علی شاہ صاحب نے دعا کروائی۔

آپ نے اپنے پیچھے بیوہ اور پانچ لڑکے تین لڑکیاں چھوڑیں۔ بڑے دو لڑکے سید محمد احمد صاحب گردیزی اور سید عبدالباسط صاحب گردیزی بیرون پاکستان ہونے کی وجہ سے جنازہ میں شامل نہیں ہو سکے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(مبارک احمد شاہ۔ معلم وقفِ جدید)

• ہماری دادی محترمہ رسول بی بی صاحبہ اہلیہ حکیم مفتی فضل الرحمٰن صاحب بھیروی مرحوم بعمر قریباً اسی سال مورخہ ۱۸ دسمبر بروز ہفتہ بوقت ۲½ بجے بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحومہ نے اس عمر میں اپنی تمام اولاد کو پھلتا پھولتا دیکھا۔ مرحومہ مرحوم مفتی صاحب کا عقد ثانی تھیں مرحومہ کے پسماندگان میں پانچ بیٹیاں، دو بیٹے، سات نواسے نواسیاں دو پوتے تین پوتیاں شامل ہیں مرحومہ احمدیت کی سچی اور حقیقی شیدائی تھیں۔ مرحومہ کو اپنی ضعیفی اور ناخواندگی کے باوجود مذہبی امور انجام دینے اور مذہبی علوم حاصل کرنے کا بے حد شوق تھا۔ مرحومہ کی نماز جنازہ حلقہ سول لائن میں ادا کی گئی اور بلاک ماڈل ٹاؤن میں انھیں سپرد خاک کیا گیا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خداوند کریم اُن کے ورثا کو صبر جمیل سے نوازے اور مرحومہ کو جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔"

(بچگان مفتی فضل کریم مرحوم جودھامل بلڈنگ۔ انتھارٹن روڈ لاہور)

• ہمارے دفتر کے ایک مخلص کارکن مکرم صوبیدار قریشی مختار محمود صاحب مورخہ ۲۷/۱۲/۸۲ بروز سوموار سوموار ۹ بجے شب حرکتِ قلب بند ہو جانے کے باعث وفات پا گئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات کو بلند فرمائے۔ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

• میری پیاری والدہ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم خواجہ محمد امین صاحب سمبڑیال، سال بیمار رہنے کے بعد ۱۲ دسمبر ۱۹۸۲ء کو رات ۱۲ بجے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ صبح جنازہ بذریعہ ویگن ربوہ لایا گیا۔ جہاں رات رکھنے کے بعد صبح فجر کی نماز کے بعد حضور پُرنور نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحومہ نے ۲۲ سال سلسلہ احمدیہ کی خدمت کر کے محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سے سند خوشنودی حاصل کی۔ مرحومہ نہایت دعاگو، صابرہ اور جماعت سے عشق رکھنے والی تھیں۔ خود تکلیفوں کو برداشت کیا لیکن ہمیشہ یہی کوشش رہی کہ انکی ذات سے کسی کو کوئی تکلیف نہ پہنچے

مرحومہ نے تین بیٹیاں، ایک بیٹا نو نواسیاں، دو نواسے اور دو پوتیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

(فوزیہ بنت مکرم خواجہ محمد امین صاحب سمبڑیال)

• خاکسار کی نانی صاحبہ بعمر ۹۰ سال بقضائے الٰہی ۱۵ دسمبر ۸۲ء کو انتقال فرما گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(نذر محمد خان ۱۸۔ لیاقت مارکیٹ نواب شاہ سندھ)

پُرانے اخبار الفضل سنبھال کر رکھیں۔ یہ آپ کے بچوں کے لئے قیمتی سرمایہ ہیں۔
(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲

مختصر رپورٹ

انتظامات جلسہ گاہ جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء

مکرمہ صفیہ عزیز صاحبہ منتظمہ جلسہ گاہ جلسہ سالانہ ربوہ

تقسیم ٹکٹ سٹیج و حلقہ خاص

امسال حضور اقدس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں نظارت اصلاح وارشاد نے سٹیج کے ٹکٹوں کا اجراء حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ کے دستخطوں سے کیا۔ جاری شدہ ٹکٹوں کے ریکارڈ کی تکمیل و تقسیم بھی حضرت سیدہ موصوفہ کی زیر نگرانی ان کی کارکنات نے کی۔ حلقہ خاص کے ٹکٹوں کی تقسیم کا کام حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا العالی کی نگرانی میں مکرمہ شاہین روحی صاحبہ نے خوش اسلوبی سے پورا کیا۔

اندرون و بیرون جلسہ گاہ اور بلاکس

اندرون جلسہ گاہ اور مختلف بلاکس کی منتظمات اور کارکنات نے خاموشی اور نظم و ضبط قائم رکھنے کی کوشش تو کی مگر جگہ کی تنگی کی وجہ سے انتظامات میں قدرے مشکل پیش آئی۔ بلاک ۱ کا کام نمایاں رہا۔ جس کی منتظم مکرمہ امۃ الحفیظ عباس صاحبہ تھیں۔ اندرون جلسہ گاہ کی منتظم مکرمہ خالدہ پروین صاحبہ دارالبرکات، مکرمہ منور سلطانہ صاحبہ دارالرحمت غربی اور مکرمہ صادقہ میر صاحبہ گوجرانوالہ نے تسلی بخش کام کیا۔ بیرون جلسہ گاہ میں مکرمہ امۃ اللطیف رفیق صاحبہ نے اپنے کام کے علاوہ دیگر شعبہ جات سے بھی تعاون کیا۔

صفائی جلسہ گاہ مکرمہ بشریٰ سلام صاحبہ، مکرمہ رشیدہ منظر صاحبہ اور مکرمہ بیگم مشتاق احمد صاحب باجوہ نے شعبہ ہذا کے فرائض کو ذمہ داری سے نبھانے کی کوشش کی۔ کارکردگی تسلی بخش رہی۔

شعبہ آب رسانی مکرمہ ساجدہ حبیب صاحبہ اور طلعت مبشر صاحبہ نے منتظمہ اور مکرمہ نسیم بشریٰ صاحبہ نے نائبہ کی حیثیت سے کام کیا۔ اس شعبہ کی حاضری دوسرے شعبہ جات کی نسبت کم رہی۔ غیر حاضر کارکنات کی جگہ نئی کارکنات کا تقرر کیا گیا۔

رپورٹر مکرمہ ثریا خانم صاحبہ، مکرمہ ریحانہ شاہین قریشی صاحبہ اور مکرمہ سلیمہ قمر صاحبہ نے جلسہ کے پروگرام کی کارروائی مختصر طور پر مرتب کی۔

طبی امداد طبی امداد کا تمام عملہ ہمہ وقت جلسہ گاہ میں حاضر رہا اور مریضوں کو بروقت طبی امداد پہنچائی جاتی رہی۔

شعبہ خدمت خلق مکرمہ امینہ مرزا صاحبہ اور مکرمہ صفیۃ الرحمٰن صاحبہ نے منتظمات کی حیثیت سے کام کیا اور اپنی حاضر کارکنات کے ساتھ مل کر بوقت ضرورت مختلف شعبہ جات کی مدد کی۔

سٹور کیپنگ مکرمہ راشدہ فرحت صاحبہ اور مکرمہ شگفتہ قمر صاحبہ نے جلسہ گاہ کے سٹور کے سامان کی نگرانی کی اور کارکنات کو ان کی ضرورت کا سامان فراہم کیا۔

شعبہ ترجمان برائے خواتین غیر ممالک

مکرمہ فرخندہ اختر شاہ صاحبہ اور مکرمہ اریبہ خانم صاحبہ نے شعبہ ترجمانی میں کام کیا اور جلسہ سالانہ کے پروگرام کی تمام کارروائی انگریزی زبان میں غیر ملکی خواتین تک بذریعہ ہیڈ فونز پہنچائی۔ انڈونیشین ترجمہ پہنچانے کا کام مکرمہ امۃ العزیز ادریس صاحبہ نے سرانجام دیا۔ علاوہ ازیں راولپنڈی اور اسلام آباد کی بارہ کارکنات نے مکرم منیر احمد فرخ کی زیر ہدایت آلات پر کام کیا۔

دفتر معلومات مکرمہ شاہانہ روبی صاحبہ منتظمہ اور نائبہ مبارکہ شاہدہ صاحبہ نے گمشدہ اشیاء اور بچوں کو ان کے ورثاء تک پہنچانے کے سلسلہ میں ذمہ داری سے کام کیا۔ بازیافتہ اشیاء جن کے ورثاء نے دفتر سے رابطہ قائم نہیں کیا تھا وہ جلسہ ختم ہونے پر مردانہ دفتر معلومات میں پہنچا دی گئیں۔

اختتامی تقریب کارکنات جلسہ گاہ کی اختتامی تقریب مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۸۲ء ۹½ بجے صبح حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ مرکزیہ کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ حضرت سیدہ موصوفہ نے کارکنات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کام کرنے والی خواتین اور بچوں کو مفید نصائح فرمائیں اور اجتماعی دعا کروائی۔ تقریب ہذا میں جلسہ کی مختصر کارگزاری پر مشتمل رپورٹ بھی پڑھ کر سنائی گئی۔

مجلس شوریٰ

وکالت تبشیر کی طرف سے سرائے فضل عمر میں جس مجلس شوریٰ کا انعقاد کیا گیا۔ اس میں جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والی غیر ملکی خواتین کے علاوہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی دس ممبرات نے بھی شرکت کی۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خواتین کو بھی ازراہ شفقت اجلاس شوریٰ میں اپنی آواز پہنچانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ تو دو غیر ملکی خواتین نے جو نائیجیریا اور گھانا سے تشریف لائی تھیں اپنی تجاویز اجلاس ہذا میں پیش کیں۔ ہمارا بابرکت جلسہ سالانہ اپنی پوری شان و شوکت اور روایات کے مطابق منعقد ہو کر بخیر و عافیت اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

خدا تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ وہ صحیح معنوں میں اسلامی اقدار کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے پیارے امام کی خواہش کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے اور جو علم ہم نے اس اجتماع سے سیکھا ہے اس پر عمل کرنے والی ہوں نیز امسال ہم سے جو کوتاہیاں سرزد ہوئی ہیں خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ہماری چشم پوشی فرمائے اور آئندہ پہلے سے بڑھ کر خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا ارحم الراحمین

تقریب رخصتانہ

میری بیٹی بشریٰ بیگم حیات کا نکاح محترم حمید علی صاحب امام مسجد ہیمبرگ (جرمنی) نے ۱۰ ستمبر کو ہیمبرگ میں شاہد احمد صاحب ابن میجر ملک سعید احمد صاحب کے ہمراہ مبلغ پانچ ہزار پونڈ حق مہر پر پڑھا تھا۔ اس کی تقریب رخصتانہ محمود ہال لندن میں ۱۳ نومبر ۱۹۸۲ء کو عمل میں آئی جس میں محترم شیخ مبارک احمد صاحب امیر و مشنری انچارج لندن سمیت اکثر احباب نے شرکت فرمائی۔

۱۵ نومبر کو محترم ملک سعید احمد صاحب نے اپنے بیٹے کی دعوت ولیمہ کا انتظام محمود ہال میں کیا جس میں اکثر احباب نے شرکت فرمائی۔

میں بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

(بشریٰ احمد حیات لندن)

درخواست ہائے دعا

• خاکسار کے والد محترم کو ۲۰ کو بوقت دو بجے شام خون کی قے آنا شروع ہو گئی۔ فضل عمر ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ ایمرجنسی علاج کے بعد آپ کو لاہور منتقل کر دیا گیا۔ احباب جماعت سے والد محترم کی مکمل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

(صغیر احمد تنویر بمقام کمیلے تحصیل و ضلع شیخوپورہ)

• ہمارے والد محترم کیپٹن شیخ نواب الدین صاحب دائیں کولہے کی ہڈی ٹوٹ جانے کی وجہ سے صاحب فراش ہیں انہیں بغرض علاج کمبائنڈ ملٹری ہسپتال راولپنڈی کے آفیسرز وارڈ میں داخل کیا گیا ہے جہاں چند روز میں ان کا اپریشن ہونے والا ہے۔ تمام احباب جماعت سے والد صاحب کے اپریشن کی کامیابی اور جلد کامل شفایابی کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔

(عبدالباری قیوم شاہد ۔ راولپنڈی)

• میری والدہ صاحبہ اہلیہ مرزا عبدالحمید صاحب مرحوم دو ہفتے سے انگلستان ویسٹ مڈل سیکس ہسپتال میں زیر علاج ہیں ان کی کامل شفایابی کے لئے خاص دعا کی درخواست ہے۔

(مرزا عبدالشکور لنڈن حال مکان ۲۱ دارالصدر جنوبی ربوہ)

• میری والدہ ماجدہ کچھ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں اور خون کے دباؤ کے مرض میں مبتلا ہیں۔ قارئین الفضل دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

(رانا داؤد احمد چک نمبر ۴۹۷ ۔ ج ۔ ب)

• خاکسار کا بڑا لڑکا کبیر الدین پیٹ میں پھوڑا ہونے کی وجہ سے بیمار ہے اور تکلیف زیادہ ہے احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ بچے کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور ہماری پریشانیاں اپنے فضل سے دور فرمائے

(بشیر الدین ۔ راولپنڈی)

• مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب برادر اصغر مکرم عطاء اللہ صاحب دفتر آبادی ربوہ کولہے کی ہڈی پر چوٹ لگنے سے صاحب فراش ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(سردار عبدالقادر صدر جماعت احمدیہ جینیوٹ)

خدا کے کام نہ رکے ہیں نہ رکیں گے

خدا کی باتیں پوری ہو کے رہیں گی۔ خدا کا دین غالب آئے گا مگر ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ اسلام کے غلبہ کے دن کو قریب تر لانے کی مہم میں ہمیں خدا کے فضل سے کسی قدر قربانی کی توفیق ملتی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳ جولائی ۱۹۸۲ء میں فرماتے ہیں۔

"دین اسلام کی خاطر جماعت کو جب بھی ضرورت پڑے گی وہ سب کچھ پیش کر دیں گے مجھے اس میں ذرا بھی شک نہیں۔ خدا کے کام نہ رکے ہیں نہ رکیں گے اور ان مخلصین کی تعداد ان شاء اللہ بڑھتی چلی جائے گی۔" (بحوالہ الفضل ۲۸/۸/۸۲)

مخلصین جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ خدا کی راہ میں بے دریغ خرچ کرتے جائیے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے اموال میں بیحد برکت دے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معاونین خصوصی بیرون پاکستان

ناروے سے مبلغ انچارج مکرم کمال یوسف صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ تحریک جدید کے اثر کے تحت اب تک "معاونین خصوصی" کی تحریک میں جن دوستوں نے حصہ لیا ہے ان کے اسماء ان کے وعدہ کے ساتھ حسب ذیل ہیں۔

صف اول :- ۱-	مکرم مبارک احمد صاحب راجپوت	۱۲۰۰ کرونز
۲-	" خواجہ ظہیر احمد صاحب	۱۲۰۰ "
۳-	" مقصود احمد صاحب ورک	۱۲۰۰ "
۴-	" عبدالباسط صاحب چوہدری	۱۲۰۰ "
۵-	" کمال یوسف صاحب	۱۲۰۰ "
۶-	مکرمہ بشریٰ پرویز صاحبہ	۱۲۰۰ "
صف دوم :- ۱-	مکرم غلام سرور صاحب	۶۰۰ "
۲-	" بشارت احمد صاحب صابر	۶۰۰ "
۳-	" لطیف احمد صاحب	۶۰۰ "
۴-	" افتخار حسین صاحب اظہر	۶۰۰ "
۵-	مکرمہ امۃ الرؤف صاحبہ	۶۰۰ "
۶-	مکرم نصیر احمد صاحب	۶۰۰ "
۷-	" غضنفر علی صاحب ضیاء	۶۰۰ "
۸-	" عظمت علی صاحب	۶۰۰ "

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور ان کی اس قربانی کو قبول کرے۔ آمین۔

(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید ربوہ)

مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب باجوہ امیر جماعت اوکاڑہ انتقال فرما گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب باجوہ امیر جماعت احمدیہ اوکاڑہ جلسہ سالانہ سے واپسی کے بعد اوکاڑہ میں مورخہ ۳۰ اور ۳۱ دسمبر ۱۹۸۲ء کی رات کو اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ چونکہ مرحوم موصی تھے لہٰذا مورخہ ۳۱ دسمبر کو جنازہ ربوہ لایا گیا اور بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت و عنایت مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی جس میں بہت سے احباب نے شرکت فرمائی۔ جزاہم اللہ تعالیٰ۔

بہشتی مقبرہ میں مرحوم کی تدفین کے بعد برادرم محترم ظہور احمد صاحب باجوہ ناظر امور عامہ نے دعا کروائی۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ورثاء کو صبر و تسکین عطا فرمائے اور ان کا خود حافظ و ناصر ہو۔

(چوہدری صلاح الدین۔ مشیر قانونی۔ صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

سالنامہ

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

جنوری ۱۹۸۳ء

خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال بھی (حسب سابق) جلسہ سالانہ پر ماہنامہ تشحیذ الاذہان کا سالنامہ شائع ہوا ہے۔ سالنامے کی خاص خاص باتیں درج ذیل ہیں۔

۱- سالانہ اجتماع مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ۱۹۸۲ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بچوں سے خطاب

۲- حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دورہ یورپ کے دوران بچوں کے ساتھ خوبصورت تصاویر

۳- حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے دورہ یورپ ۱۹۸۲ء کے بارے میں معلوماتی مضامین

۴- ایمان افروز واقعات۔ نظمیں۔ سبق آموز مضامین۔ دلچسپ کہانیاں لطائف اور بہت کچھ۔

ہمارے ایجنٹ حضرات اور قائدین علاقہ و اضلاع و مجالس کے ذریعہ حاصل کر کے استفادہ فرمائیں۔

نوٹ :- جو خریدار جلسہ پر اپنا پرچہ حاصل نہیں کر سکے ان کو دس جنوری ۱۹۸۳ء کے بعد بھجوایا جائیگا۔

ضخامت ۶۸ صفحات قیمت چار روپے (مینیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

بقیہ :- دوسرے روز کی کارروائی۔

ہیں۔ حضور نے مختصراً تعارف کے طور پر مختلف نظارتوں کا کام بتایا اور فرمایا کہ اس کا مقصد یہ ہے کہ بڑے ہونیوالے نوجوان بھی ان نظارتوں کے قیام کے مقصد سے واقف ہوں نیز ہر سال کثرت سے آنیوالے نئے احمدی دوستوں کو بھی جماعتی نظام سے واقفیت ہو سکے۔

اصلاح وارشاد :-

حضور نے فرمایا اس شعبہ کا مقصد یہ ہے کہ تمام جماعت کی تربیت پر خصوصیت سے نظر رکھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جن اعلیٰ اخلاق کے قیام کا بیڑا اٹھایا جماعت نے ان کا حق ادا کر دیا یا نہیں۔ جہاں تربیت کی ضرورت ہو وہاں خصوصی توجہ دے۔ قرآن کریم اور احادیث نبویہ کی تعلیم کی طرف بھی عمومی کوشش جاری رکھے معاشرے کی خرابیوں کے پیش نظر وقتاً فوقتاً ایسے جہاد کا اعلان کرتی رہے کہ جماعت ان خرابیوں کی جڑیں اکھیڑنے میں کامیاب ہو جائے حضور نے فرمایا نظارت اصلاح وارشاد نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال بہت توجہ اور محنت سے کام کیا ہے۔ مربیان نے بھی اپنے فرائض کو بڑی عمدگی سے ادا کرنے کی کوشش کی ہے بسا اوقات مربیان کرام کو بڑی مشکلات بھی پیش آتی ہیں اپنے سابقہ طرز زندگی کو بدل کر بعض ایسی جماعتوں میں جا کر بھی کام کرنا پڑتا ہے جو ان کی اتنی ہمدرد نہیں ہوتیں اور بعض اوقات ان کی کم سے کم ضروریات کا خیال بھی نہیں رکھا جاتا۔ حضور نے فرمایا عمومی طور پر جماعت مربیان کا بڑا خیال رکھتی ہے مگر بعض ایسی بھی صورتیں دیکھنے میں آئی ہیں کہ مربی کی جائز ضرورت کا بھی خیال نہیں رکھا گیا اس کے باوجود مربیان اپنے فرائض کو صبر و شکر سے عمدگی سے ادا کرتے ہیں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا واقفین زندگی آج کی دنیا کا نمک ہیں ان کی جتنی بھی قدر کی جائے کم ہے اور ان کی جتنی قدر کی جائے گی۔ اسی کثرت سے مزید واقفین زندگی حاصل ہوں گے۔ جہاں تک واقفین کا تعلق ہے ان کے اندر یہ جذبہ باقی رہنا چاہیئے کہ انہوں نے کسی جماعت فرد یا انسان کی خاطر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی خاطر زندگی وقف کی ہوئی ہے۔ اس لئے وہ صبر سے کام لیں اور اگر وہ اپنی تکالیف زبان پر نہ لائیں گے تو وہ ان محرومین میں شامل ہو جائیں گے جن کا حق خود خدا ادا کرتا ہے حضور نے فرمایا اصلاح وارشاد کے تمام کارکنان نے خدا تعالیٰ کے فضل سے حتی المقدور بڑی محنت سے کام کیا ہے اور کوشش کی ہے کہ جماعت کا قدم اعلیٰ اخلاق اور روحانی اقدار کے لحاظ سے ہر آن اور ہر پہلو سے آگے سے آگے بڑھتا چلا جائے۔

(باقی)

اعلانِ تعطیل

مورخہ ۶ جنوری بروز جمعرات دفتر الفضل میں جلسہ سالانہ کے ضمن میں تعطیل ہوگی لہٰذا اس روز پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(مینیجر)

اِنْشَاءِ اللّٰہُ الْعَزِیْز

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند و جانشین

حکیم عبدالحمید صاحب اعوان

مشہور دواخانہ چوک داتہ زید کا

جو مستقل طور پر کام کر رہا ہے

میں ۱۵ جنوری کو حاضر ہوں گے

مینیجر۔ مشہور دواخانہ چوک داتہ زید کا

نارووال مریدکے روڈ ضلع سیالکوٹ

دعائے مغفرت

خاکسار کے ماموں مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب ساکن لودھراں موضع ٹمراہ حال دارالعلوم شرقی ربوہ ۹۲ سال کی عمر میں مورخہ ۲ دسمبر ۱۹۸۲ء کو شام تین بجے وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ط۔

مرحوم موصی تھے۔ حضور ایدہ اللہ نے مورخہ ۳ دسمبر ۱۹۸۲ء بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی اور اس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی مرحوم کو وفات سے ایک روز قبل لودھراں سے ربوہ لایا گیا تھا اور علاج معالجہ کی کوشش کی گئی۔

مرحوم ۱۸۹۰ء میں لودھراں ضلع ملتان کے گاؤں ٹمراہ میں پیدا ہوئے پیدائشی احمدی تھے۔ ساری عمر جماعتی کاموں میں آگے آگے رہے بچپن سے لے کر ۱۹۷۸ء تک اپنی جماعت کے امام الصلوٰۃ رہے نہایت نیک اور تہجد گزار وجود تھے۔ احباب سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

(نصیر محمد کارکن الفضل۔ ربوہ)